سید یونس الحسنی

نگرانو! ہوش کے ناخن لو

نواز حکومت کی برطرفی اور فوجی نگرانوں کی آمد کی سالگرہ ہو چکی۔ چار سُو احتساب کا غلغلہ ہے۔ بعض ضوابط کے اعلان کر کے عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ تاہم نادہندگان، کرپٹ، بددیانت اور سیہ کار سرپرآوردہ شخصیات کے خلاف ناقابل تردید شواہد پر مبنی ریفرنسز دمِ تحریر تک تیار نہیں ہو سکے۔ نئے مانیٹرز کے آنے سے ہم وطن خوش تھے کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ کھٹملوں اور جونکوں کی طرح عوام کا خون چوسنے والے کسی نہ کسی طور قانونی شکنجے میں بالضرور جکڑے جائیں گے۔ ان سے ایک ایک ظلم کا حساب لیا جائیگا۔ یہ کیا جائے گا اور وہ کیا جائے گا۔ حالانکہ سبھی جانتے ہیں، سبھوں کو جاننا بھی چاہیے کہ "گا" "گے" "گی"، مستقبل کے متعلق الفاظ ہیں اور مستقبل کے بارے قیافہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ لوگ ابھی اسی اُدھیڑبن میں مگن تھے کہ احتساب کے قوانین میں ترامیم بھی کر دی گئیں۔ فحاشوں کو سانس لے کر تازہ دم ہونے کا موقع فراہم کر دیا گیا۔ اعلان ہوا "جو شخص بنکوں سے معاملات طے کر لے یا عدالتیں جسے بری کر دیں اسے بدعنوان تصور نہیں کیا جائے گا، ایسا شخص انتخابات میں حصہ لے سکے گا" اس صورت حال پر ایک واقعہ یاد آ گیا...... غالباً میٹرک کا سالانہ امتحان ہو رہا تھا۔ انگلش کا پرچہ تھا طلبہ کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔ میرے ایک دوست کا صاحبزادہ بھی شاملِ امتحان تھا۔ سجن سے سرراہ ملاقات ہو گئی۔ کچھ پریشان حال دکھ رہا تھا، میرے استفسار پر گویا ہوا" بورڈ نے بہت سختی کر رکھی ہے، سنٹر کا عملہ بڑا اصول پسند ہے مگر ارباب اختیار نے تو حد ہی کر دی۔ عملہ کی خفیہ چیکنگ کے لئے بھی "نگران" مقرر کر دیا ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ بھلا معصوم بچے ایسے کڑے پہرے میں بوٹی شوٹی کیونکر چلا سکتے ہیں...... اتنے میں اس کا منجھلا لختِ جگر وارد ہوا ہے۔ علیک سلیک کے بعد اس نے خوش خبری سنائی "سنٹر پر نگران" سے بات ہو گئی ہے۔ اس نے اجازت دیدی ہے کہ "بچ بچا" کے جو کر سکتے ہو کر لو۔ یہ تمہاری صوابدید پر منحصر ہے...... میں کچھ نہیں کہوں گا...... البتہ بورڈ کے چیکنگ سکواڈ کی آمد پر بوٹی انتاغفیل کرنا پڑیگی پکڑے گئے تو چھوٹنا محال ہوگا۔ لہذا اب ہمیں پورے اطمینان سے گھر لوٹ جانا چاہیے...... والد گرامی نے کہا "یار ا ر پکڑا گیا تو عزت خاک میں مل جائیگی" .... بیٹا بولا، سکول کے تمام امتحانات میں بھی وہ اسی "گر" پر عمل پیرا رہا...... ماشاء اللہ کسی استاد کو خبر تک نہ ہو سکی...... حتیٰ کہ نوبت بہ ایں جار سید......! .... اس لئے آپ خاطر جمع رکھئے ...... رزلٹ کا اعلان ہوا تو موصوف نے مٹھائی کا ایک ڈبہ مجھے بھیجوایا اور ساتھ رقعہ بھی لکھا جس کے الفاظ کچھ یوں تھے۔

> برادرم سید صاحب! السلام علیکم .... ارے میاں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ آپکا ہونہار بھتیجا فرسٹ ڈویژن میں پاس ہو گیا ہے۔ ماشاء اللہ بہت لائق فائق، ذہین اور محنتی بچہ ہے۔ بڑی مشقت کی تھی اس بیچارے نے اور سنو بھئی! میرا ایمان اس بات پر بہت پختہ ہو گیا ہے کہ رب تعالیٰ کسی کی "محنت" رائیگاں نہیں کرتا... باقی ملاقات پر....... والسلام

چیف صاحب نے فرمایا" کرپشن پوری قوم میں سرایت کر چکی ہے.... کوئی ملک اس میدان میں وطن عزیز کا ہمرتبہ نہیں۔ بعض بین الاقوامی ادارے بھی ایسے ہی میمورنڈم جاری کر چکے ہیں۔ مختلف مدوں میں اعانت

کرنیوالے کنسورشیم ہمارے منتخب "جموروں" نمائندگان کی ذاتی اور اجتماعی زندگی کے کئی ایک گھناؤنے زاویے زینت قرطاس بنا چکے ہیں۔ خود منتظم و نگران اعلیٰ نے بھی بدعنوانیوں ہی کے نام پر حکومت کو چلتا کر کے قوم کو ایک بڑا ثبوت فراہم کیا۔ یہ سب اپنی جگہ پر بجا...... سوال پیدا ہوتا ہے۔ ضیاء الحق۔ غلام اسحاق اور فاروق لغاری نے ایک ہی سبب سے حکومتوں کو عدم آباد کا باسی بنایا...... دوبارہ انتخابات ہوئے تو وہی چہرے پھر سے اقتدار کے سنگھاسن پر آبراجے۔ قوم نے مقتدر بڑوں کی زبان حقیقت سے تمام فرزندان جمہوریت کی بدلگامیوں اور بے اعتدالیوں کے سنگین قصے سماعت فرمانے پھر انہی کو ووٹ کی قوت سے نوازا اور وہی "بدعنوان" بازیگر بار دگر حکمران بن گئے آخر ایسا کیوں ہے؟ دیانتدار پڑھے لکھے اور قومی درد سے مالامال لوگ کیوں سامنے نہیں آسکتے؟ ظاہر ہے نظام کے مٹیا محل میں کوئی اینٹ ٹیڑھے پن کا شکار ہے۔ سچ فرمایا بزرگوں نے

خشتِ اول چوں نہد معمار کج

تاثریامی رود دیوار کج

لندن سے بے نظیر زرداری نے بیان داغا "اگر پیپلز پارٹی کو حکومت نہ ملی تو ملک شدید ترین بحرانوں کا شکار رہیگا۔" اٹک سے نواز شریف کی دھاڑ سنائی دی "ظلم کی رات کٹ جائیگی اقتدار مسلم لیگ کا مقدر ہے اگر ہم نہ رہے تو ملکی سالمیت خطرے میں پڑ جائیگی۔" ملک کے معتبر اور مؤثر اخبارات کو "زیبائی" بخشنے والے گمراہ کن بیانات سے ان کے صادر فرمانے والوں کی ذہنیت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ سبھی کا مطمح نظر صرف "اقتدار" ہے اور تینوں صدور سابقہ نے یکے بعد دیگرے انہی دو حکمرانوں کو مع اعوان و انصار زیر بار بھی کیا الزامات کی فہرست طویل مگر اس کا نچوڑ ہمیشہ کرپشن اور ظلم ہی رہا اور اب بھی وہی "ڈھاک کے تین پات" عجیب سوچوں میں گھر گئے ہیں وفا کی نگری کے بسنے والے یہ حقیقتوں سے گریز پائی اور نزاکتوں کا خیال رکھنے کا انتہائی ناخوشگوار رویہ اپنائے ہوئے ہیں میٹرک کے "امتحان نگران" کے مانند احتساب سے بچنے کا طریقہ بھی خود ہی تیار رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ قوم کو بھی سندیسہ دے رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں ضلعی حکومتوں کے چناؤ اور بعد ازاں پارلیمانی انتخاب میں "مجرموں" سے ہوشیار رہیے گا۔ لٹیروں کو ووٹ نہ دیجئے گا۔ ایسے لوگوں سے قومی دولت واپس لی جائیگی ہم کچھ نہیں کر سکتے قوم خود احتساب کرے۔" غور کیجئے کس قدر تضادات ہیں ان باتوں میں۔ لگتا ہے ایک لگے بندھے منصوبے کے تحت عوام الناس کو کسی "زگ زیگ" میں الجھایا جا رہا ہے آئینِ وطن میں موجود دو تین دفعات پر عملدرآمد کیلئے کئی حلقوں کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے۔ نگران کہتے ہیں یہ ہمارے بس سے باہر ہے بات سوچنے سمجھنے کی ہے جو لوگ اپنے بنائے ہوئے آئین کی صرف تین دفعات پر عمل نہیں کر سکتے وہ ضوابط دینیہ پر کیونکر کار بند ہو سکتے ہیں۔ یہ تو "بنیاد پرستوں" کا کام ہے اور "ماڈریٹ" ٹھہرے "لبرل" محسوس ہوتا ہے۔ "بابائے جمہوریت" اور ان کے "مغبچوں" کی چخم دھاڑ اور باباکار سے زیر اثر "عالمی جموروں" کے توسل سے موجودہ نگران بھی اپروچ ہو چکے ہیں۔ مگر وہ چہروں کو نااہل قرار دینے کی بجائے وہ سارا بوجھ اور خود اپنی ذمہ داریاں بھی عوام کالانعام کے ناتواں کندھوں پر ڈالنا چاہتے ہیں کہ ان کی طرف سے غلط لوگوں کا چناؤ "ہمارے پاک ارادے نذرِ خاک کردیگا۔ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے..... اب کس پر اعتماد اور کس بل بوتے پر؟

عزیز ہم وطنو! امیر المومنین، امام المتقین چوتھے خلیفتہ المسلمین سیدنا و مولانا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا لافانی ارشاد کامل آپ نے، میں نے اور "نگرانوں" نے لازماً پڑھا اور سنا ہے "الناس علی دین ملوکھم" کہ لوگ اپنے رہبر کے مقتدی و متبع ہوتے ہیں۔ قائد جس طرح کا ہو عوام اپنے تئیں اسی سانچے میں ڈھال لیتے ہیں۔

اس بیان حقیقت کا بار ہا مشاہدہ ہوا ہے۔ بھٹو مرحوم نے شلوار قمیض پہننا شروع کی تو ہر ہیرو جوان نے اس پہناوے کو اپنایا۔ مرحوم ضیاء الحق نے شلوار قمیض کے ساتھ شیروانی کو رواج دیا۔ لوگوں کو قیام صلوۃ کے لئے پکارا تو بازاروں میں نمازیوں کی طویل قطاریں دیکھائی دینے لگیں۔ جب حکام بالا نے انتظام میں کمی کی لوگوں نے مکمل عدم دلچسپی کا اظہار کر دیا۔ شیخ سعدی کے گلستان کے باب اول و "سیرت بادشاہاں" کی ایک حکایت میں لکھا" کوئی بادشاہ کسی باغ کے ایک درخت سے ایک سیب اتارے تو اسکے لشکری سارا باغ اجاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ یہ انمٹ سچائیاں ہیں جو ہر دور میں لاتبدیل رہی ہیں۔اور آج بھی بکمال و تمام موجود ہیں۔...... آپ اپنے حلقہ بائے اثر سے بذریعہ خطوط یا بہ وسیلۂ میڈیا ارباب بست و کشاد کو باور کرانے کی مشکور سعی کیجئے گا کہ سچ کو جھوٹ میں ملانے کی مذموم کوشش مزید خرابیوں کا پیش خیمہ ہو گی..... اگر قومی مجرموں کا احتساب قوم ہی کرے تو قتل، ڈکیتی، چوری اور دیگر غلط کاریوں کے فیصلے کرنا بھی عوام ہی کو مستلزم ہونا چاہیے ..... ایسے میں عدلیہ کی ضرورت رہتی ہے نہ عدالتوں میں ریفرنسز دائر کی اہمیت "ایک مجموعۂ اضداد ہے محبوب میرا" کے مصداق حکمران الٹی سیدھی ہانکتے پھرتے ہیں۔ سیدھی سی بات ہے اور سادا سا معاملہ، احتساب "اوپر سے نیچے کی طرف" کا رویہ اپنانے سے ہوگا۔ اگر آپ قوم میں سکھ بانٹنا چاہتے ہیں...... ہمدردی و غمگساری کی حقیقی کیفیات سے بہرہ ور ہیں ... حب وطن کے سعید جذبات سے معمور، مخمور اور مسرور دل رکھتے ہیں۔ تو آگے بڑھئے۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ایک "ضربت خیبر شکن" لگائیے... بدعنوانیوں کے سومنات چشم زدن میں زمیں بوس ہو جائیں گے۔...۱۹۸۵ء کی مجلس شوریٰ سے لیکر ۱۹۹۷ء کی پارلیمنٹ تک جتنے بھی مجہول سیر توں کے جوانان مسخ رو منتخب ہوتے رہے وہ اقتدار کی فرنٹ لائن میں تھے یا اختلاف کے مورچوں میں سبھوں کو تمام اقرباء سمیت بیک جنبش قلم ملکی سیاست سے نکال باہر کیجئے ...... کسی قانونی موشگافی میں الجھنے اور کسی ریاکار کی شہہ دماغی سے لرزیدہ پا ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ پاکستان کے عوام اب کسی تیسری قوت کے متمنی اور منتظر ہیں۔ وہ تریپن سالوں سے جلوس فرما ان وابستگان آئین افرنگ اور ان کے دسیسہ کار بیرونی سر پرستوں سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ مگر ان کی استبدادی دہشت گردیوں سے مرغوب و مجبور ہو کر ووٹ بھی انہی کو دیتے ہیں۔ ..... ایسا نہ کریں تو بال بچوں سمیت بے موت مار دیئے جاتے ہیں اور شنوائی بھی نہیں ہوتی ..... نگرانوں کو ان تمام حالات بد کی پوری خبر ہے مگر عملی طور پر کچھ نہیں کر رہے۔ وہ ان نااہل طالب علموں کو فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے کا پورا موقع بھی فراہم کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مٹھائی کی تقسیم کا بندوبست بھی..... علاوہ ازیں ایک عدد "تبریک نامہ" بھی ہمراہ ہو گا جس میں ایمان کی اسی پختگی کا اظہار کیا جائے گا۔ "رب تعالیٰ کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں کرتا"۔

اے نگرانو! ہوش کے ناخن لو...... جمہوریت کے بوڑھے برگد نے ترپ کا ایک اور پتا پھینکا ہے کہ "فوجی

بقیہ 26 پر